سپریم کورٹ رپورٹس (1999) SUPP. 1 ایس سی آر

ناگپور امپرومنٹ ٹرسٹ

بنام

یادوراؤ جگن ناتھ کمبھارا اور 10 دیگران

13 اگست 1999

[ایس۔صغیر احمد اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

ملازمت قانون:

اسٹنٹ انجینئرز کے عہدے پر تقرریاں- ناگپور امپرو ومنٹ ٹرسٹ کے ذریعہ کی گئی- ریاستی حکومت کے ذریعہ تصدیق شدہ ٹرسٹ کی قرارداد- غیر قانونی نہیں پایا گیا- 1937 میں نوٹیفکیشن جس میں ٹرسٹ کو تقرریاں کرنے کا اختیار دیا گیا- ٹرسٹ کے ذریعہ کی گئی تقرری کو چیلنج -گیا- تقرریاں درست ہیں- ناگپور امپرو ومنٹ ٹرسٹ ایکٹ، 1936۔

ناگپور امپرو ومنٹ ٹرسٹ ایکٹ، 1936 - دفعہ 21، 22، 89 (1) (سی) - ریاست کو قواعد وضع کرنے کی ضرورت ہے- پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عہدوں پر تقرری کے لئے- کوئی اصول نہیں بنایا گیا- 1937 میں نوٹیفکیشن ٹرسٹ کو مخصوص عہدوں پر تقرریاں کرنے کے قابل بناتا ہے- کیا ٹرسٹ قانونی قواعد کی عدم موجودگی میں تقرریاں کرسکتا ہے- منعقد، ہاں- جب تک کوئی قاعدہ نہیں ہے انتظامی اور انتظامی ہدایات فیلڈ میں کام کرتی ہیں۔

مدعا علیہان نمبر 3 اور 5 نے عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی، جس میں اپیل گزار کی جانب سے اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر کی گئی ترقی کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ ترقی کے لئے کوئی قانونی اصول نہیں ہیں جو درخواست گزار کی مرضی سے تقرریاں کی جاتی ہیں اور اسے برقرار نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ درخواست گزار نے عدالت عالیہ کے سامنے دلیل دی کہ جب ریاستی حکومت نے کوئی ضابطہ نہیں بنایا ہے تو بورڈ جس پر مکمل طور پر کنٹرول اور انتظام کی ذمہ داری عائد ہے وہ تقرری کر سکتا ہے اور اس میں عدالت عالیہ کے ذریعہ مداخلت نہیں کی جا سکتی ہے۔ عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کو منظور کرتے ہوئے کہا کہ ناگپور امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ 1936 کی دفعہ 21 کے تحت یہ ریاستی حکومت کی لازمی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسی شرائط وضع کرے جن کے تحت ٹرسٹ کے تحت پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت کے تحت عہدے پر تقرری کی جا سکتی ہے اور اس طرح کے قواعد کی عدم موجودگی میں ٹرسٹ کو اس طرح کے عہدوں پر تقرری کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

اس عدالت کے سامنے اپیل پر اپیل کنندہ نے دلیل دی کہ ٹرسٹ ایکٹ کی دفعات کی تشریح میں عدالت عالیہ کا نقطہ نظر مکمل طور پر غیر مستحکم ہے اور اس طرح کی تشریح ٹرسٹ کے معاملات کے انتظام میں انتظامی افراتفری پیدا کرے گی، کہ سروس فقہ میں یہ ایک تسلیم شدہ قاعدہ ہے کہ کسی بھی قانونی قواعد کی عدم موجودگی میں انتظامی ہدایات میدان میں کام کرتی ہیں، لہٰذا جب تک کوئی قاعدہ نہیں ہے تب تک بورڈ کو مختلف عہدوں پر تقرریوں کا اختیار حاصل ہوگا اور اس طرح کے فیصلوں میں مداخلت نہیں کی جا سکتی، عدالت عالیہ کی جانب سے ایسا کوئی نتیجہ نہیں نکالا گیا ہے کہ اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر تقرری اور تقرریوں کے لئے معیار فراہم کرنے والے بورڈ کی قرارداد غیر ضروری غور وخوض کے لئے ہے یا غلط ہے۔ لہٰذا عدالت عالیہ کو آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے تقرریوں میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ اپیل کنندہ نے 1937 میں جاری 1936 کے ایکٹ کی دفعہ 89 (1) (سی) کے تحت ایک نوٹیفکیشن بھی پیش کیا جس میں واضح طور پر اشارہ کیا گیا تھا کہ ایگزیکٹو آفیسر، ٹرسٹ انجینئر اور ویلیوایشن آفیسر کے عہدوں کو چھوڑ کر ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحت پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عہدوں پر افراد کی تقرری کا ٹرسٹ کا اختیار متاثر نہیں ہوگا۔

مدعا علیہان نے دلیل دی کہ جب تک ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت کوئی ضابطہ نہیں بنایا ہے تب تک ٹرسٹ کے لئے مختلف عہدوں پر کوئی تقرری کرنا ممکن نہیں ہے اور اس لئے عدالت عالیہ اس طرح کی تقرریوں کو منسوخ کرنے میں مکمل طور پر حق بجانب ہے۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت

منعقد۔ 1: ایکٹ کی دفعات کے پیش نظر یہ نتیجہ نا قابل قبول ہے کہ ریاستی حکومت بورڈ کے معاملات بشمول مختلف عہدوں پر تقرریوں کے معاملے پر موثر اثر رکھتی ہے، بشرطیکہ بورڈ اس کی قرارداد کے تحت کرے۔ ریاستی حکومت کو ان شرائط کا تعین کرتے ہوئے قواعد بنانے کی ضرورت ہے جن کے تحت پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عملے کے ممبروں کو ٹرسٹ کے ذریعہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جب ریاستی حکومت نے ایسا کوئی ضابطہ نہیں بنایا ہے، بھلے ہی ان قوانین کو لازمی نوعیت کا قرار دیا جاسکے جیسا کہ عدالت عالیہ نے کہا ہے، تو یہ سمجھنا مشکل ہے کہ بورڈ مختلف عہدوں پر لوگوں کی تقرری اور ترقی کے اپنے عام اختیار سے محروم ہے جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔ 1936 کے بعد سے مختلف عہدوں پر ہونے والی تمام تقرریوں کو غیر قانونی قرار دیا جانا چاہئے کیونکہ ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کوئی قواعد نہیں بنائے ہیں۔ 1937 میں جاری ہونے والا نوٹیفکیشن اس نتیجے کی تائید کرتا ہے کہ ٹرسٹ بورڈ پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عہدوں پر اصول وضع کر کے یا مخصوص حل کے ذریعہ افراد کی تقرری کرے گا۔ [458-جی-ایچ؛459-اے-بی،ای،جی]

2۔ ایکٹ کی دفعہ 21 کی دفعات کی تشریح کرتے ہوئے عدالت عالیہ نے سروس فقہ کے عام اصول کو نظر انداز کر دیا کہ ملازمین کی خدمات کی شرائط کو منظم کرنے والے کسی بھی قانونی قواعد کی عدم موجودگی میں، انتظامی ہدایات اور/ یا انتظامی طور پر لئے گئے فیصلے منعقد میں کام کریں گے اور تقرریاں/ ترقیاں اس طرح کی ایگزیکٹو ہدایات/ انتظامی ہدایات کے مطابق کی جاسکتی ہیں۔ اس معاملے کو مد نظر رکھتے ہوئے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ریاستی حکومت کی جانب سے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کوئی ضابطہ تیار نہیں کیا گیا تھا، ٹرسٹ/ بورڈ کو پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عہدوں سمیت مختلف عہدوں پر تقرریوں اور ترقیوں کے معاملے میں انتظامی فیصلے لینے کا مکمل اختیار حاصل تھا اور اس کے نتیجے میں بورڈ کی قرارداد بھی

شامل تھی۔ ایکٹ کی دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (2) کے مطابق ملازمین کو اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی دینے کا فیصلہ غیر قانونی یا غیر فعال نہیں کہا جاسکتا ہے۔ عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ اسسٹنٹ انجینئر کے عہدوں پر کی گئی تقرریاں قانون کے مطابق غیر قانونی ہیں، غلط ہے۔

(459-بی-سی-ڈی-ای)

3۔ بورڈ کی جانب سے قرارداد کی کاپی حاصل کرنے پر تقرری کی ہدایت جاری کرنے کا اختیار ریاستی حکومت کو دیے جانے کے باوجود، ایسی کوئی ہدایت نہیں دی گئی ہے، یہ مان لیا جانا چاہئے کہ ریاستی حکومت نے بھی مدعا علیہ نمبر 3 اور 5 کو اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی دینے والی قرارداد کو کبھی بھی غیر قانونی نہیں پایا۔ اس معاملے کے تناظر میں عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہان 3 اور 5 کے حق میں کی گئی تقرریوں کو کالعدم قرار دینے کی ہدایت کے اس حصے کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ ان دو جواب دہندگان کی اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر تقرریاں جو بورڈ نے اپنی قرارداد کے ذریعے کی ہیں، قانونی طور پر درست ہیں۔
[4560-ڈی-ای]

(عدالت نے مشاہدہ کیا کہ جب تک ریاستی حکومت کے ذریعہ قواعد تیار نہیں کیے جاتے اس وقت تک بورڈ کے پاس مناسب فیصلے کر کے قانون کے مطابق تقرریاں کرنے کے اختیار میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ لیکن عدالت نے کہا کہ یہ نتیجہ کسی بھی طرح سے ریاستی حکومت کو قانون کی دفعہ 21 کے تحت ضابطے بنانے کی عدالت عالیہ کی ہدایت کو کمزور نہیں کرتا ہے۔) [460-ای، جی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1992 کی دیوانی اپیل نمبر 21- 21اے۔

1989 کے ڈبلیو۔ پی۔ نمبر 1945 اور 1988 کے 781 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 22.11.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لئے ایس۔ سی۔ پٹیل کے لئے آر۔ مسعود کر۔

جواب دہندگان کے لئے رام ایس۔لمباٹ اور(اے۔کے۔سانگھی)(این پی)۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

پٹنائک،جسٹس۔ناگپورامپروومنٹ ٹرسٹ کی یہ اپیلیں 1988 کی عرضی درخواست نمبر 781اور 1989 کی عرضی درخواست نمبر 1945 میں بمبئی عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف ہیں۔چیلنج کے تحت مذکورہ فیصلے کے ذریعہ عدالت عالیہ نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اسسٹنٹ انجینئر(سول)کے عہدے پر نجی مدعاعلیہان کی ترقی کو اس بنیاد پر منسوخ کر دیا ہے کہ ریاستی حکومت نے تکنیکی لائن میں لوگوں کو ترقی دینے کے لئے کوئی قواعد نہیں بنائے ہیں اور اس طرح کے قواعد کی غیر موجودگی میں ٹرسٹ/بورڈ کے لئے بورڈ کے کسی فیصلے کی بنیاد پر لوگوں کی تقرری کرنا ممکن نہیں ہے۔بورڈ کے ذریعہ تیار کردہ کسی بھی ایگزیکٹو ہدایات کے تحت۔

نجی مدعاعلیہان نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ کا رخ کیا اور الزام لگایا کہ بورڈ کے تحت انجینئرنگ سپروائزر اور اسسٹنٹ انجینئر کے عہدوں کو جونیئر انجینئروں میں سے ترقی کے ذریعہ پر کرنے کی ضرورت ہے۔یہ بھی الزام لگایا گیا تھا کہ ٹرسٹ نے سال 1981 میں ایک اشتہار جاری کیا تھا جس میں اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں جس میں سول انجینئرنگ میں تین سال کے تجربے کے ساتھ اہلیت کے معیار کے طور پر ڈگری دی گئی تھی۔اہلیت کی اس شق کو بعد میں یکم اگست 1982 کے بعد کے اشتہار کے ذریعہ ختم کر دیا گیا اور لوگوں کو کافی تجربہ کے ساتھ مقرر کیا جا سکتا تھا۔یہ الزام لگایا گیا تھا کہ ترقی کے لئے معیار فراہم کرنے والے کوئی قانونی قواعد نہیں ہیں،تقرریاں ٹرسٹ کی مرضی سے کی جا رہی ہیں اور اس لئے اس طرح کی تقرریوں کو برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ایک اور شکایت یہ بھی کی گئی تھی کہ جو ڈرافٹس مین اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی پانے کے اہل نہیں تھے،ٹرسٹ نے 30 دسمبر 1986 کو اپنی قرارداد کے ذریعے ڈرافٹس مین کے عہدے کو انجینئرنگ سپروائزر کے ساتھ تشبیہ دی اور انہیں ترقی کا اہل بنا دیا اور اس طرح کی قرارداد کی حوصلہ افزائی کی گئی،جس کا مقصد کچھ خاص افراد کو فائدہ پہنچانا تھا اور اس طرح عدالت عالیہ کو اس کو منسوخ کرنا چاہئے۔ٹرسٹ/بورڈ نے عدالت عالیہ میں پیشی کی اور موقف اختیار کیا کہ جب ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کوئی

ضابطہ تیار نہیں کیا ہے تو ٹرسٹ/ بورڈ جس پر مکمل طور پر کنٹرول اور انتظام کا اختیار ہے وہ یقینی طور پر مختلف عہدوں پر تقرریاں اور ترقی دے سکتا ہے اور اس طرح کی تقرریوں میں عدالت عالیہ مداخلت نہیں کرسکتا ہے۔ تاہم عدالت عالیہ نے مخالف فریقوں کی عرضیوں پر غور کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت ریاستی حکومت کی یہ لازمی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے قواعد وضع کرے جن کے تحت ٹرسٹ کے تحت عہدے پر پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسے قواعد کی عدم موجودگی میں تقرری کی جاسکتی ہے۔ ٹرسٹ کو اس طرح کے عہدوں پر کوئی تقرری کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ چونکہ اس بارے میں کوئی ضابطہ نہیں بنایا گیا ہے اس لئے ٹرسٹ کی جانب سے اسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر کی گئی تقرریاں غیر قانونی ہیں اور اسی کے مطابق ایسی تقرریوں کو منسوخ کردیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ ٹرسٹ/ بورڈ کی جانب سے پیش ہوئے وکیل کا کہنا ہے کہ ٹرسٹ ایکٹ کی دفعات کی تشریح میں عدالت عالیہ کا نقطہ نظر مکمل طور پر غیر مستحکم ہے اور اس طرح کی تشریح ٹرسٹ کے معاملات کے انتظام میں انتظامی افراتفری پیدا کرے گی۔ حالانکہ، انہوں نے دلیل دی کہ سروس فقہ میں، یہ ایک تسلیم شدہ اصول ہے کہ کسی بھی قانونی قواعد کی غیر موجودگی میں، انتظامی ہدایات فیلڈ میں کام کرتی ہیں اور، لہذا، جب تک ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے ذریعہ کوئی قاعدہ نہیں بنایا گیا ہے، ٹرسٹ/ بورڈ کو بورڈ کے فیصلے اور اس طرح کے فیصلوں کے ذریعہ مختلف عہدوں پر تقرری کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہوگا۔ اس میں غلطی نہیں پائی جاسکتی۔ فاضل وکیل نے مزید دلیل دی کہ عدالت عالیہ کی جانب سے ایسا کوئی نتیجہ نہیں نکالا گیا کہ اسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر تقرری کے لئے معیار فراہم کرنے والے بورڈ کی قرارداد اور اسٹنٹ انجینئر کی تقرری کا بورڈ کا حتمی فیصلہ یا تو غیر جانبدارانہ غور وخوض کے لئے ہے یا بدنیتی سے لیا گیا ہے اور اس معاملے کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس طرح کا فیصلہ کام کرنا چاہئے اور اس طرح کے فیصلے کے مطابق کی گئی تقرریوں میں عدالت عالیہ کو آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے صوابدیدی دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے مداخلت نہیں کرنی چاہئے تھی۔

دوسری جانب مدعا علیہان کے وکیل نے کہا کہ جب تک ریاستی حکومت کی جانب سے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت کوئی ضابطہ نہیں بنایا گیا ہے، ٹرسٹ/ بورڈ کے لئے مختلف عہدوں پر کوئی تقرری کرنا ممکن نہیں ہے اور اس لئے عدالت عالیہ اس طرح کی تقرریوں کو منسوخ کرنے میں مکمل طور پر حق بجانب ہے۔

فریقین کے دلائل کی صداقت کو سمجھنے کے لئے ٹرسٹ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کا جائزہ لینا اور یہ معلوم کرنا ضروری ہوگا کہ آیا عدالت عالیہ کا نتیجہ قانون کے مطابق ہے یا نہیں۔ ناگپور امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ، 1963 اس کے نفاذ کے بعد سے ہی نافذ العمل ہے اور 60 سال سے زیادہ عرصے سے اس میدان میں کام کر رہا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 21 ریاستی حکومت کو قواعد وضع کرنے کا اختیار دیتی ہے، اس طرح ہے:

"21(1) قواعد کے تحت جیسا کہ [ریاستی] حکومت ان شرائط کا تعین کر سکتی ہے جن کے تحت ٹرسٹ کے ذریعہ پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے دفاتر میں مقرر کردہ عملے کے ممبروں کی تقرری، معطلی یا برطرفی کی جا سکتی ہے، ٹرسٹ وقتاً فوقتاً ایسے مستقل ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں کا تعین کر سکتا ہے جو اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے میں مدد کرنے کے لئے ضروری اور مناسب سمجھے:

بشرطیکہ ٹرسٹ، [ریاستی] حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ، پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والے کسی شخص کو پانچ سال سے زیادہ کی مدت کے لئے قلیل مدتی معاہدے پر مقرر کر سکتا ہے۔

(2) چیئرمین ہنگامی صورت حال میں ایسے عارضی ملازمین کا تقرر کر سکتا ہے جو اس کی رائے میں اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے ضروری ہوں، اور ہدایت دے سکتا ہے کہ ہنگامی صورتحال کے طور پر مقرر کردہ ایسے عارضی ملازمین کی تنخواہیں ٹرسٹ فنڈ سے ادا کی جائیں:

بشرطیکہ

(i) وہ اس ذیلی دفعہ کے تحت ٹرسٹ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرے گا جس میں کسی خاص کام کے لئے عارضی ملازمین کی ملازمت پر پابندی عائد کی گئی ہو، اور

(ii) اس ذیلی دفعہ کے تحت کی گئی ہر تقرری کی اطلاع ٹرسٹ کے اگلے اگلے اجلاس میں دی جائے گی۔

دفعہ 22 کچھ معاملات میں بورڈ کے چیئرمین کو اور بعض دیگر معاملات میں ٹرسٹ/ بورڈ کو اختیارات دینے کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ہے:

دفعہ 21 کی دفعات کے تابع اور فی الحال نافذ العمل کسی بھی قواعد کے تحت ٹرسٹ کے افسران اور نوکروں کی تقرری، ترقی اور اجازت دینے اور بدسلوکی کے لئے انہیں کم کرنے، معطل کرنے یا برخاست کرنے اور بدانتظامی کے علاوہ کسی اور وجہ سے ان کی خدمات سے دستبرداری کا اختیار حاصل ہوگا۔

(الف) ایسے افسروں اور ملازمین کے معاملے میں جن کی ماہانہ تنخواہ ڈیڑھ سو روپے سے زیادہ نہ ہو، چیئرمین میں، اور

(ب) دیگر معاملات میں ٹرسٹ میں؛

بشرطیکہ پچاس روپے سے زائد ماہانہ تنخواہ وصول کرنے والا کوئی بھی افسر یا ملازم جسے چیئرمین کی جانب سے کم، معطل یا برطرف کیا گیا ہو، ٹرسٹ میں اپیل کرسکتا ہے، جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

ٹرسٹ کا انتظام خود ٹرسٹ/ بورڈ پر منحصر ہے۔ تاہم، ایکٹ کی مختلف دفعات یہ واضح کرتی ہیں کہ ریاستی حکومت ٹرسٹ/ بورڈ کے معاملات پر موثر کنٹرول رکھتی ہے۔ ٹرسٹ/ بورڈ کے معاملات پر ریاستی حکومت کا کنٹرول دفعہ 25 کی دفعات سے ہی واضح ہے، جس میں درج ذیل ہے:

"25۔(1) چیئرمین ٹرسٹ کے ہر اجلاس کی کارروائی کے منٹس کی ایک کاپی اس تاریخ سے دس دن کے اندر [ریاستی] حکومت کو ارسال کرے گا جس تاریخ کو اس میٹنگ کی کارروائی کے منٹس پر دستخط کیے گئے تھے، جیسا کہ دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (جی) میں بیان کیا گیا ہے۔

(2) اگر [ریاستی] حکومت کسی بھی معاملے میں ایسی ہدایت دیتی ہے تو چیئرمین ان تمام کاغذات کی ایک کاپی اسے ارسال کرے گا جو ٹرسٹ کے سامنے کسی بھی اجلاس میں غور و خوض کے لئے رکھے گئے تھے۔

(3) [ریاستی] حکومت چیئرمین سے یہ مطالبہ کرسکتی ہے کہ وہ اس کے ساتھ پیش کرے۔

(الف) ٹرسٹ کے زیرکنٹرول کسی بھی معاملے کے بارے میں کوئی واپسی، بیان، تخمینہ، اعداد و شمار یا دیگر معلومات، یا

(ب) ایسے کسی معاملے پر ایک رپورٹ، یا

(ج) چیئرمین کے پاس موجود کسی دستاویز کی کاپی۔

چیئرمین بلا جواز تاخیر کے اس طرح کی ہر درخواست پر عمل کرے گا۔

یہاں تک کہ ایکٹ کی دفعہ 24(سی) کے تحت بھی، اگر ریاستی حکومت کی رائے ہے کہ ٹرسٹ پر عائد فرائض انجام نہیں دیے گئے ہیں یا ناقص طریقے سے انجام دیئے گئے ہیں، تو ریاستی حکومت ٹرسٹ کو اپنے فرائض کی مناسب انجام دہی کا انتظام کرنے یا ریاستی حکومت کی طرف سے متعین کردہ اقدامات کرنے کی ہدایت دے سکتی ہے۔ ایکٹ کی مذکورہ بالا دفعات کے پیش نظر یہ نتیجہ ناقابل قبول ہے کہ ریاستی حکومت بورڈ کے معاملات بشمول مختلف عہدوں پر تقرریوں کے معاملے پر موثر کنٹرول رکھتی ہے، اگر بورڈ اپنی قرارداد کے تحت کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس قانون کی دفعہ 21 کے تحت ریاستی حکومت کو ان شرائط کا تعین کرتے ہوئے قواعد بنانے کی ضرورت ہے جن کے تحت پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عملے کے ممبروں کو ٹرسٹ کے ذریعہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جب ریاستی حکومت نے ایسا کوئی ضابطہ نہیں بنایا ہے، بھلے ہی ان قوانین کو لازمی نوعیت کا قرار دیا جاسکے جیسا کہ عدالت عالیہ نے کہا ہے، تو یہ سمجھنا مشکل ہے کہ بورڈ قانون کی دفعہ 22 کے تحت لوگوں کی تقرری اور ترقی کے اپنے عام اختیار سے محروم ہے۔ اگر مذکورہ فیصلے کے تحت عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو درست مان لیا جائے تو 1936 کے بعد سے مختلف عہدوں پر ہونے والی تمام تقرریوں کو غیر قانونی قرار دیا جانا چاہئے کیونکہ ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کوئی ضابطہ نہیں بنایا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 21 کی دفعات کی تشریح کرتے ہوئے عدالت عالیہ نے سروس فقہ کے اس عام اصول کو نظر انداز کر دیا ہے کہ ملازمین کی خدمات کی شرائط کو منظم کرنے والے

کسی بھی قانونی قواعد کی عدم موجودگی میں، انتظامی ہدایات اور/ یا انتظامی طور پر لئے گئے فیصلے فیلڈ میں کام کریں گے اور تقرریاں/ ترقیاں اس طرح کی ایگزیکٹو ہدایات/ انتظامی ہدایات کے مطابق کی جا سکتی ہیں۔ اس معاملے کو مدنظر رکھتے ہوئے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ریاستی حکومت کی طرف سے کوئی ضابطہ تیار نہیں کیا گیا تھا، ٹرسٹ/ بورڈ کو مختلف عہدوں پر تقرری اور ترقی کے معاملے میں انتظامی فیصلے لینے کا مکمل اختیار حاصل تھا، جس میں پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عہدے بھی شامل تھے اور اس کے نتیجے میں بورڈ کی قرارداد ایکٹ کی دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (2) کے مطابق ترقی دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر کام کرنے والے ملازمین کو غیر قانونی یا غیر فعال نہیں کہا جا سکتا۔ لہٰذا عدالت عالیہ نے ہمارے خیال میں یہ کہنے میں غلطی کی کہ اسسٹنٹ انجینئر کے عہدوں پر کی گئی تقرریاں قانون کے مطابق غیر قانونی ہیں۔

یہ بھی ہمارے علم میں لایا گیا کہ 3 اگست 1937 کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ ناگپور امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ کی دفعہ 89(1)(سی) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایک قاعدہ تیار کیا گیا تھا جس میں واضح طور پر اشارہ کیا گیا تھا کہ ایگزیکٹو آفیسر، ٹرسٹ انجینئر، ویلیوایشن آفیسر کے عہدوں کو چھوڑ کر، دفعہ 22 کے تحت پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عہدوں پر افراد کی تقرری کے لئے ٹرسٹ کے اختیارات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ مذکورہ نوٹیفکیشن کا حوالہ ایکسٹینسو میں دیا گیا ہے۔:-

نمبر M-XIII-1302-7600۔- ناگپور امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ، 1936 (C.P. ایکٹ XXXVI of 1936) کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (c) کے ذریعے عطا کردہ اختیارات کے استعمال میں، گورنر مرکزی صوبوں اور بیرار کو ان شرائط کے بارے میں مندرجہ ذیل قواعد بنانے پر خوشی ہے جن پر ٹرسٹ کے افسران اور ملازمین کو پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے، تعینات، معطل یا برطرف کیا جا سکتا ہے۔

قواعد

1۔ مندرجہ ذیل افسران کے معاملے میں کوئی عہدہ تخلیق یا ختم نہیں کیا جائے گا، اور صوبائی حکومت کی منظوری کے بغیر اس کی تنخواہوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی، اور کسی بھی زیر ذکر عہدے پر تقرری یا برطرفی صوبائی حکومت کی طرف سے تصدیق سے مشروط ہوگی:

(1) ایگزیکٹو آفیسر۔

(2) ٹرسٹ انجینئر۔

(3) ویلیوایشن آفیسر۔

2۔ ایکٹ کی دفعہ 22 کی دفعات کے تحت، پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے دیگر تمام عہدوں پر تقرری اور تنخواہوں کے تعین کا اختیار ٹرسٹ کو دیا جائے گا۔

مذکورہ نوٹیفکیشن ہمارے پہلے کے اس نتیجے کی مکمل حمایت کرتا ہے کہ ٹرسٹ بورڈ اصول وضع کر کے یا مخصوص قرارداد کے ذریعہ پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والے عہدوں پر افراد کی تقرری کرے گا۔ اس کے علاوہ، بورڈ کی جانب سے قرارداد کی کاپی حاصل کرنے کے بعد تقرری کی ہدایت جاری کرنے کا اختیار ریاستی حکومت کو دیے جانے کے باوجود، ایسی کوئی ہدایت نہیں دی گئی ہے، یہ مان لیا جانا چاہئے کہ ریاستی حکومت نے بھی مدعاعلیہ نمبر 3 اور 5 کو اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی دینے والی قرارداد کو کبھی بھی غیر قانونی نہیں پایا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں عدالت عالیہ کے سامنے مدعاعلیہان 3 اور 5 کے حق میں کی گئی تقرریوں کو کالعدم قرار دینے کی ہدایت کا حصہ کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ بورڈ کی جانب سے اپنی قرارداد کے ذریعہ اسسٹنٹ انجینئر کے عہدے پر ان دو مدعاعلیہان کی تقرری قانونی طور پر درست ہے۔ عدالت عالیہ نے ریاستی حکومت کو اس قانون کی دفعہ 21 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے قواعد وضع کرنے کی ہدایت میں مداخلت نہیں کی ہے اور اسے برقرار رکھا گیا ہے۔ ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ جب تک ریاستی حکومت کے ذریعہ قواعد تیار نہیں کیے جاتے تب تک مناسب فیصلے کر کے قانون کے مطابق تقرریاں کرنے کے بورڈ کے اختیارات میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ لیکن ہمارا یہ نتیجہ کسی بھی طرح سے ریاستی حکومت کو اس قانون کی دفعہ 21 کے تحت قواعد وضع کرنے کی عدالت عالیہ کی ہدایت کو کمزور نہیں کرتا ہے۔ اس کے مطابق اپیلوں کو اس حد تک منظوری دی جاتی ہے جس کی نشاندہی اوپر کی گئی ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

وی۔ ایم

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this
document